83590 ـ تنخواه حاصل كرنے والے ٹيلى فون كے ملازم كو انعام و اكرام دينا

سوال

كام كرنے سے فارغ ہونے والے كو انعام و اكرام دينے كا حكم كيا ہے مثلا ٹيلى فون كا ملازم ٹيلى فون صحيح كر لے تو كيا ميرے ليے اسے بطور انعام كچھ دوں يا نہ ، يہ علم ميں رہے كہ وہ مقرر كردہ تنخواہ ليتا ہے ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

جو ملازم تنخواہ ليتا ہو آپ كے ليے جائز نہيں كہ اسے اس كے كام كى بنا پر كوئى ہديہ يا انعام ديں، اس كى دليل بخارى اور مسلم شريف كى درج ذيل حديث ہے:

امام بخارى اور امام مسلم رحمہما اللہ نے ابو حميد ساعدى رضى اللہ تعالى عنہ سے حديث بيان كي ہے كہ:

" نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے بنو اسد كے ايك شخص جس كا نام ابن اللتبيۃ تھا كو زكاۃ اكٹھى كرنے كے ليے بھيجا، جب وہ زكاۃ اكٹھى كر كے لايا تو كہنے لگا: يہ تمہارا ہے، اور يہ مجھے ہديہ ديا گيا ہے، تو رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم منبر پر تشريف لائے اور اللہ تعالى كى حمد و ثنا بيان كرنے كے بعد فرمايا:

" اس اہلكار كى حالت كيا ہے جسے ہم كسى كام كے ليے روانہ كرتے ہيں تو وہ آكر كہتا ہے: يہ آپ كا ہے، اور يہ ميرا، تو وہ اپنے ماں باپ كے گھر ہى كيوں نہ بيٹھا رہا اور انتظار كرے كہ آيا اسے ہديہ ديا جاتا ہے يا نہيں ؟

اس ذات كى قسم جس كے ہاتھ ميں ميرى جان ہے وہ جو كچھ بھى لائے گا روز قيامت اسے اپنى گردن پر اٹھائے ہوئے ہوگا، اگر وہ اونٹ ہے تو آواز نكال رہا ہوگا، يا گائے ہو گى تو وہ بھائيں بھائيں كر رہى ہو گى، يا پھر بكرى ہو گى تو وہ مميا رہى ہوگى "

پھر رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے اپنے ہاتھ اوپر اٹھائے تو ہم نے آپ كى بغلوں كى سفيدى ديكھى، اور فرمايا: خبردار رہو، ميں نے پہنچا ديا ہے "

صحيح بخارى حديث نمبر (7174) صحيح مسلم حديث نمبر (1832).

امام نووی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

" اس حدیث میں بیان ہوا ہے کہ ملازمین کو ہدیہ دینا حرام ہے، اسی لیے حدیث میں اس کی سزا اور جو چیز اسے ہدیہ دی گئی ہو وہ روز قیامت اٹھا کر لائےگا، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اسی حدیث میں ملازم کے لیے ہدیہ کی حرمت کا سبب بھی بیان فرمایا ہے کہ یہ اس کی ذمہ داری کی بنا پر ہے، غیر ملازم کے ہدیہ کے بخلاف کیونکہ وہ مستحب ہے اور ملازم وغیرہ جو ہدیہ کے نام سے لیتا ہے اس کا حکم یہ ہے کہ وہ یا تو ہدیہ دینے والے کو واپس کرے، اور اگر ایسا کرنا مشکل ہو تو پھر وہ بیت المال میں جمع کریا جائیگا "

دیکھیں: شرح مسلم للنووی (6 / 462).

اور عبد اللہ بن بریدہ اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جس شخص کو بھی ہم نے کسی کام پر لگایا اور اسے ہم نے اس پر مال بھی دیا تو اس کے بعد وہ جو کچھ لےگا وہ خیانت ہو گی "

حدیث کا معنی یہ ہے کہ:

جس شخص کو بھی ہم نے کسی کام پر مقرر کیا اور اسے اس کام کی اجرت میں مال بھی دیا، تو اس کے بعد اس شخص کے لیے کوئی چیز لینی حلال نہیں، اور اگر وہ لیتا ہے تو وہ خیانت ہو گی، اور غلول مال غنیمت اور مسلمانوں کے بیت المال میں خیانت کو کہا جاتا ہے.

سنن ابو داود حدیث (2943) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح سنن ابو داود میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

ان دونوں حدیثوں میں یہ بیان ہوا ہے کہ جو شخص ملازم ہو اور اپنے محکمہ اور ادارہ سے تنخواہ وصول کرتا ہو، اس کے لیے اپنے کام کی بنا پر کسی اور سے مال یا ہدیہ قبول کرنا جائز نہیں، اور اگر وہ ایسا کرتا ہے تو وہ مال غنیمت میں خیانت جیسے کام کا مرتکب ہو گا.

شیخ محمد صالح عثیمین رحمہ اللہ سے درج ذیل سوال کیا گیا:

ہم سرکاری ملازم ہیں اور رمضان المبارک میں سرکاری افسران کی جانب سے زکاۃ اور انعام و اکرام آتا ہے، اور ہم زکاۃ اور انعام و اکرام کو علیحدہ اور فرق نہیں کر سکتے کیونکہ ہمیں اس کا علم نہیں ہوتا، سوال یہ ہے کہ:

اگر ہم یہ مال لیتے ہیں حالانکہ ہمیں اس کی ضرورت نہیں اس سے مستغنی ہیں، یہ مال لے کر ہم بیواؤوں اور یتیموں اور فقراء پر خرچ کر دیں تو اس کا حکم کیا ہو گا، اور اگر اس میں سے کچھ ہم نے خود اور اپنے اہل و عیال کو کھلا دیا تو کیا حکم ہو گا ؟

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا:

" ملازمین کے ہدیہ جات غلول یعنی مال غنیمت اور بیت المال میں خیانت شمار ہوتے ہیں، یعنی جب سرکاری ملازم ہو اور اسے وہ شخص ہدیہ دے جس کا اس معاملہ کے ساتھ تعلق ہے تو یہ خیانت میں سے ہے، اور اس کے لیے اس سے کوئی چیز لینی جائز نہیں، چاہے وہ راضی و خوشی دے رہا ہو.

اس کی مثال یہ ہے کہ: ہم فرض کریں کہ آپ کا کسی محکمہ میں کوئی کام تھا اور آپ نے اس محمکہ کے افسر اور مدیر یا کسی ملازم کو ہدیہ دیا تو اس کے لیے یہ ہدیہ قبول کرنا حرام ہے؛ کیونکہ حدیث میں ہے:

" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن اللتبیۃ کو زکاۃ اکٹھی کرنے کے لیے بھیجا، جب وہ زکاۃ اکٹھی کر کے لایا تو کہنے لگا: یہ تمہارا ہے، اور یہ مجھے ہدیہ دیا گیا ہے، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف لائے اور اللہ تعالی کی حمد و ثنا بیان کرنے کے بعد فرمایا:

" تم میں سے اس شخص کی حالت کیا ہے جسے ہم کسی کام کے لیے روانہ کرتے ہیں تو وہ آکر کہتا ہے: یہ آپ کا ہے، اور یہ میرا، تو وہ اپنے ماں باپ کے گھر ہی کیوں نہ بیٹھا رہا اور انتظار کرے کہ آیا اسے ہدیہ دیا جاتا ہے یا نہیں ؟

تو کسی بھی سرکاری محکمہ کے کسی ملازم کے لیے اپنے اس معاملہ میں جو اس محکمہ کے متعلق ہو کوئی بھی ہدیہ قبول کرنا حلال نہیں، اگر ہم یہ دروازہ کھول دیں اور یہ کہیں کہ: ملازم کے لیے ہدیہ قبول کرنا جائز ہے تو ہم رشوت کا دروازہ کھول دینگے، اور رشوت کا معاملہ بہت ہی زیادہ خطرناک ہے، اور یہ کبیرہ گناہوں میں شمار ہوتی ہے.

اس لیے سرکاری ملازمین پر واجب ہوتا ہے کہ اگر انہیں ہدیہ یا صدقہ یا زکاۃ کے نام سے کچھ دیا جائے تو وہ قبول نہ کریں، اور خاص کر جب وہ غنی اور مالدار ہوں، کیونکہ جیسا کہ معلوم ہے کہ اس حالت میں تو ان کے لیے زکاۃ حلال ہی نہیں ہے "

دیکھیں: فتاوی الشیخ ابن عثیمین (18) سوال نمبر (270).

واللہ اعلم .